فقہ کیا ہے؟

ابو حیان سعید

میری سمجھ میں عربی لفظ "فقہ" تفہیم کا ایک سمندر ہے۔ "فقہ" کی اصطلاح کا مطلب ہے "سمجھنا،" "سمجھا نا" ... وغیرہ۔ یہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں بیس مرتبہ چھ مختلف تغیرات میں آتا ہے۔

سورہ التوبہ آیت نمبر 122

وَمَا كَانَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لِيَنفِرُوا۟ كَآفَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِن كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ **لِّيَتَفَقَّهُوا۟** فِى ٱلدِّينِ وَلِيُنذِرُوا۟ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوٓا۟ إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ

اور اہل ایمان کے لیے یہ تو ممکن نہیں ہے کہ وہ سب کے سب نکل آئیں تو ایسا کیوں نہ ہوا کہ نکلتا ان کی ہر جماعت میں سے ایک گروہ تاکہ وہ دین کا فہم حاصل کرتے اور وہ اپنے لوگوں کو خبردار کرتے جب ان کی طرف واپس لوٹتے تاکہ وہ بھی نافرمانی سے بچتے
بیان القرآن ... ڈاکٹر اسرار احمد

فقہ کی اصطلاح کا مطلب عام طور پر "سمجھنا" یا "مطالعہ" ہے، لہٰذا سورہ التوبہ کی آیت نمبر 122 دین کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کرنے کی بات کر رہی ہے، یعنی اسلام، جس میں اسلامی قانون شامل ہے لیکن اس تک محدود نہیں ہے۔ فقہ جیسا کہ سورہ التوبہ کی آیت نمبر 122 میں استعمال کیا گیا ہے اس کا مطلب ہے قرآن کے پیش کردہ عقیدے کا مطالعہ کرنا، اس میں موجود تاریخی واقعات، اس میں مختلف فطری واقعات، قانون، سیرت نبوی، اللہ تعالیٰ نے ترقی کی راہنمائی کیسے کی۔ مسلمانوں کی پہلی نسل کے نئے دین کو قائم کرنے اور اس کی ابدیت کو

یقینی بنانے کے لیے، اسلامی تعلیمات کا زمان و مکان سے کیا تعلق ہے، اسلام کو مختلف لوگوں اور ثقافتوں کے سامنے کیسے پیش کیا جائے۔

فقہ کے مسلم اسکالرز اسلامی قانون میں "اگر اور لیکن" کی بہت زیادہ وضاحت کے ذمہ دار رہے ہیں، اور یہ بے معنی تفصیل اسلامی قانون کے مقصد اور دین میں اس کے کردار کے بارے میں غلط فہمی کی عکاسی کرتی ہے۔ اسلامی قانون بہت اہم ہے، لیکن اسلام اپنے قانونی نظام سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح اسلام کی فقہ کے طالب علم کو دین کے تمام پہلوؤں کا مطالعہ کرنا چاہیے نہ صرف اس کے قانونی نظام کا۔

ہم نے اسلام کے جوہر سے رابطہ کھو دیا ہے اور صدیوں سے سطحی مسائل میں مصروف ہیں۔ ہم نے دل کو جسم کے لیے، دماغ کو فرقہ پرست اساتذہ کے لیے اور سوچ کو بے جان، بے بنیاد، بے معنی مضحکہ خیز قدیم ہدایات کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

<u>سورۃ الانعام آیت نمبر 65</u>

قُلْ هُوَ ٱلْقَادِرُ عَلَىٰٓ أَن يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّن فَوْقِكُمْ أَوْ مِن تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ أَوْ يَلْبِسَكُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَكُم بَأْسَ بَعْضٍۗ ٱنظُرْ كَيْفَ نُصَرِّفُ ٱلْـَٔايَـٰتِ لَعَلَّهُمْ يَفْقَهُونَ .

کہہ دیجیے کہ وہ قادر ہے اس پر کہ تم پر بھیج دے کوئی عذاب تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے یا تمہیں گروہوں میں تقسیم کر دے اور ایک کی طاقت کا مزا دوسرے کو چکھائے دیکھو کس کس طرح ہم اپنی آیات کی تصریف کرتے ہیں تاکہ وہ سمجھیں
بیان القرآن (ڈاکٹر اسرار احمد)

<u>سورۃ الانعام آیت نمبر 98</u>

وَهُوَ ٱلَّذِىٓ أَنشَأَكُم مِّن نَّفْسٍ وَٰحِدَةٍ فَمُسْتَقَرٌّ وَمُسْتَوْدَعٌۗ قَدْ فَصَّلْنَا ٱلْـَٔايَـٰتِ لِقَوْمٍ يَفْقَهُونَ .

اور وہی ہے جس نے تمہیں اٹھایا ایک جان سے پھر تمہارے لیے ایک تو مستقل ٹھکانہ ہے اور ایک کچھ دیر (اماناتاً) رکھے جانے کی جگہ ہم نے تو اپنی آیات کو واضح کردیا ہے ان لوگوں کے لیے جو سمجھ بوجھ سے کام لیں
بیان القرآن (ڈاکٹر اسرار احمد)

آئیے تاریخ میں دیکھتے ہیں کہ فقہ کی بنیاد کیا ہے؟

تاریخ میں جھانکیں تو حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں فیصلے کیسے ہوئے ....

سنن ترمذی #1327

حَدَّثَنَا هَنَّادٌ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ الثَّقَفِيِّ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ مُعَاذٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: كَيْفَ تَقْضِي ؟ فَقَالَ: أَقْضِي بِمَا فِي كِتَابِ اللَّهِ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللَّهِ ؟ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. قَالَ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ؟ قَالَ: أَجْتَهِدُ رَأْيِي، قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي وَفَّقَ رَسُولَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کو (قاضی بنا کر) یمن بھیجا، تو آپ نے پوچھا: ”تم کیسے فیصلہ کرو گے؟“، انہوں نے کہا: میں اللہ کی کتاب سے فیصلے کروں گا، آپ نے فرمایا: ”اگر (اس کا حکم) اللہ کی کتاب (قرآن) میں موجود نہ ہو تو؟“ معاذ نے کہا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے فیصلے کروں گا، آپ نے فرمایا: ”اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں بھی (اس کا حکم) موجود نہ ہو تو؟“، معاذ نے کہا: (تب) میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا۔ آپ نے فرمایا: ”اللہ کا شکر ہے جس نے اللہ کے رسول کے قاصد کو توفیق بخشی“۔

یہ حدیث معاذ رضی اللہ عنہ تمام فقہاء کی بنیاد ہے۔

<u>**تبصرہ:**</u> یہ روایت "حدیث معاذ رضی اللہ عنہ" کے نام سے بہت مشہور ہے۔ حنفیوں کو یہ روایت بہت پسند ہے لیکن اہل حدیث سلفی نے اس روایت کو "ضعیف" کہہ کر رد کیا ہے، لیکن کیوں، اس روایت میں لفظ "أَجْتَهِدُ رَأْيِي" استعمال ہوا ہے۔ لفظ "أَجْتَهِدُ رَأْيِي" (رائے سے اجتہاد) اہلحدیث سلفیوں کے نزدیک قابل نفرت ہے، اسی لیے ناصر الدین البانی اور حافظ زبیر علی زئی اسے ضعیف سمجھتے ہیں۔ لیکن ناصر الدین البانی اور حافظ زبیر علی زئی کے الفاظ حرف آخیر نہیں ہیں۔

سنن ابوداؤد # 3583

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ، وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَلْحَنَ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيَ لَهُ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ مِنْهُ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ بِشَيْءٍ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا، فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّار .

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں انسان ہی ہوں ، تم اپنے مقدمات کو میرے پاس لاتے ہو، ہو سکتا ہے کہ تم میں کچھ لوگ دوسرے کے مقابلہ میں اپنی دلیل زیادہ بہتر طریقے سے پیش کرنے والے ہوں تو میں انہیں کے حق میں فیصلہ کر دوں جیسا میں نے ان سے سنا ہو، تو جس شخص کے لیے میں اس کے بھائی کے کسی حق کا فیصلہ کر دوں تو وہ اس میں سے ہرگز کچھ نہ لے کیونکہ میں اس کے لیے آگ کا ایک ٹکڑا کاٹ رہا ہوں ۔

سنن ابوداؤد #3585

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، أَخْبَرَنَا عِيسَى، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ، قَالَ: سَمِعْتُ أُمَّ سَلَمَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: يَخْتَصِمَانِ فِي مَوَارِيثَ وَأَشْيَاءَ قَدْ دَرَسَتْ، فَقَالَ: إِنِّي إِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ بِرَأْيِي فِيمَا لَمْ يُنْزَلْ عَلَيَّ فِيهِ.

اس سند سے بھی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث مروی ہے، اس میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ دونوں ترکہ اور کچھ چیزوں کے متعلق جھگڑ رہے تھے جو پرانی ہو چکی تھیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں تمہارے درمیان اپنی رائے سے فیصلہ کرتا ہوں جس میں مجھ پر کوئی حکم نہیں نازل کیا گیا ہے

امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ (متوفی 40 ہجری) آپ کے پاس حدیث کا ایک نسخہ بھی تھا جس کا نام "صحیفہ علی" تھا۔

صحیح بخاری حدیث نمبر 111

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَامٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنْ مُطَرِّفٍ ، عَنْ الشَّعْبِيِّ ، عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ ، قَالَ : قُلْتُ لِعَلِيٍّ : هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ ؟ قَالَ : لَا ، إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُسْلِمٌ أَوْ مَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، قَالَ : قُلْتُ ، فَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ؟ قَالَ : الْعَقْلُ وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

ہم سے محمد بن سلام نے بیان کیا، انہیں وکیع نے سفیان سے خبر دی، انہوں نے مطرف سے سنا، انہوں نے شعبی رحمہ اللہ سے، انہوں نے ابوحجیفہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ کے پاس کوئی (اور بھی) کتاب ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ نہیں، مگر اللہ کی کتاب قرآن ہے یا پھر فہم ہے جو وہ ایک مسلمان کو عطا کرتا ہے۔ یا پھر جو کچھ اس صحیفے میں ہے۔ میں نے پوچھا، اس صحیفے میں کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا، دیت اور قیدیوں کی رہائی کا بیان ہے اور یہ حکم کہ مسلمان، کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔